



سوال

(287) مسئلہ وراثت - 2

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت فوت ہوئی، پسماندگان میں خاوند، دو بھتیجے اور دو بھتیجیاں ہیں، اس کا ترکہ ایک لاکھ روپے ہے۔ ہر ایک وارث کو کیلئے گا، قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ میں میت کی اولاد نہیں ہے، اس لیے خاوند کو اس کے ترکہ سے نصف ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **”تمہاری بیویوں کی اگر اولاد نہ ہو تو ان کے ترکہ سے تمہارا نصف حصہ ہے۔“** [1]

خاوند کو حصہ دینے کے بعد جو باقی مال بچے اس کے حقدار اس کے دو بھتیجے ہیں، بھتیجیاں، اس کے ترکہ سے قطعاً محروم ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں کے لیے ہے۔“ [2] واضح رہے کہ بھتیجے اپنی بہنوں یعنی میت کی بھتیجیوں کو حصہ نہیں بناتے، علم فرائض کی رو سے صرف چار حضرات اپنی بہنوں کو حصہ بناتے ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اپنی بہن کو حصہ نہیں بنائے گا۔

1 یٹا، میت کی بیٹی کو حصہ بنانا ہے۔ 2 پوتا: میت کی پوتی کو حصہ بنانا ہے۔ 3 حقیقی بھائی کی موجودگی میں میت کی حقیقی بہن حصہ ہوگی۔ 4 میت کا پدری بھائی بھی میت کی پدری بہن کو حصہ بنائے گا۔ میت کا بھتیجا خود حصہ بن سکتا ہے لیکن وہ اپنی بہن یعنی میت کی بھتیجی کو حصہ نہیں بنائے گا، اسی طرح چچا خود حصہ بن سکتا ہے لیکن وہ اپنی بہن یعنی میت کی چھوپھی کو حصہ نہیں بنائے گا، بنا بریں صورت مسئلہ میں میت کے دونوں بھتیجے تو ترکہ سے حصہ لیں گے لیکن میت کی بھتیجیاں محروم ہوں گی، چونکہ کل ترکہ ایک لاکھ روپے صرف ہے اس لیے نصف یعنی پچاس ہزار خاوند کو ملیں گے اور باقی پچاس ہزار دونوں بھتیجے آپس میں پچس پچس ہزار لیں گے۔ (واللہ اعلم)

[1] النساء: ۱۲۔

[2] صحیح البخاری، الفرائض: ۶۴۲۔



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 268

محدث فتویٰ